

رموزی اردو

از حذیفہ

مقدمہ

یہ کتاب ایک ایسی صناعت کے بارے میں ہے جس کا مقصد انسانی خیالات کی خوب واضح تعبیر کرنا ہے۔ و اس کا نام میں نے "رموزی اردو" رکھا ہے۔ و اسے میں نے جون ۱۹ سال ۲۰۲۶ بعد عیسی و محرم ۳ سال ۱۴۴۸ بعد ھجری تمام کیا۔

یہ بات واضح رہے کہ یہ کتاب لکھتے وقت میرے اوپر کئی قیود تھیں۔ ان میں سے یہ ہے کہ میں وہی نقوش استعمال کر سکتا تھا جو یونیکوڈ میں موجود ہیں، جن میں سے میں نے وہی چنے جو مجھے زیادہ سے زیادہ مناسب معلوم ہوئے گرچہ اس میں کافی مشقت ہوئی، کیونکہ اردو داہنے سے بائیں چلتی ہے لیکن دیگر نقوش جو مجھے ملے وہ بائیں سے داہنے چلتے ہیں، تو انہیں لکھنا بالکل آسان نہ تھا۔ و ایسے ہی وہی رسم الخط استعمال کر سکتا تھا جو موجود تھے، و ایسا کوئی رسم الخط نہیں ملا جس میں نقوشِ اردو و دیگر نقوشِ مستعمل صحیح سے مرتب ہو سکیں، نتیجتاً نقوش سطر سے اوپر نیچے ہو گئے ہیں و بے جا

چھوٹے بڑے ہو گئے ہیں۔ بتانے کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ نقوش کو افضل نقوش سے بدلنے کی حاجت ابھی بھی ہے۔ و افضل نقوش سے میری مراد وہ نقوش ہیں جنہیں دیکھ کے بداہتاً معنی سمجھ میں آجائے و جو آسانی سے یاد ہو جائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خیر کلمہ کی تین اقسام ہیں۔ اسم و فعل و حرف۔

و اسم وہ ہے جو بذات خود کسی معنی پہ دال ہو و اس کے ساتھ تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ ہو۔ مثلا مرد و سورج۔

و فعل وہ ہے جو بذات خود کسی معنی پہ دال ہو و اس کے ساتھ تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ ملا ہو۔ مثلا مارا و مارتا ہے و مارے گا۔ و وہ تین زمانے ماضی و حال و مستقبل ہیں۔

و حرف وہ ہے جو بذات خود کسی معنی پہ دال نہ ہو۔ مثلا سے و تک و ب۔

و حرف کی دو اقسام ہیں معنوی و مبنی۔

و حرف مبنی وہ ہے جو محض دوسرے کا جز ہوتا ہے۔ مثلا ب و ت۔

و حرف معنوی وہ ہے جس کا خود کا معنی ہوتا ہے۔ مثلا سے و تک و کو۔

خیر، کسی زبان میں حروف متناہی ہوتے ہیں بلکہ تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔ لہذا انہیں معین رموز یعنی نقوش سے بآسانی بدلا جا سکتا ہے۔ و ان رموز کو ہم رموزِ حرفی کہیں گے، و ایسے ہی اسم کے رموز کو رموز اسمی و فعل کے رموز کو رموز فعلی کہیں گے۔

تو رموز حرفی کی دو اقسام ہیں۔ ایک رموز معانی جو معانی پہ دال ہوں، و دوسری رموز مبانی جو محض ترکیب کی تعبیر کے لیے ہوں۔

رموز معانی کی چند اقسام۔

- اول رموز عطف، و وہ اپنے بعد والے کو اپنے پہلے والے کے حکم میں کرتے ہیں۔ و وہ پانچ ہیں۔
  - ∧ یعنی "اور"، و یہ دو امور کو جمع کرنے کے لیے ہے۔ مثلا "ب ∧ ج" یعنی ب اور ج۔
  - ∧' یعنی "پھر"، و یہ دو امور کو تاخیر کے ساتھ جمع کرنے کے لیے ہے۔ مثلا "ب ∧' ج" یعنی ب پھر ج۔
  - ∨ یعنی "یا"، و یہ دو امور سے خلو کو روکنے کے لیے ہے۔ مثلا

"ب ∨ ج" یعنی ب یا ج۔

◦ ә یعنی "مگر" و "لیکن" و "سوائے"، و یہ مستثنی پہ داخل ہوگا و اسے ما قبل سے نکالے گا۔ مثلا "سب آئے ә زید" یعنی سب آئے سوائے زید کے۔

◦ ε یعنی رمز بدل، و یہ مبدل منہ کے بعد بدل پہ داخل ہوگا۔ مثلا "زید کا لڑکا ε عمرو آیا"۔

• دوسری رمز سبب، و وہ سبب پہ داخل ہوگا۔

∵ یعنی "کیونکہ" و "چوں کہ"۔ مثلا "∵ بارش" یعنی چوں کہ بارش۔

• تیسری رمز مسبب، و وہ مسبب پہ داخل ہوگا۔

∴ یعنی "لہذا" و "تو"۔ مثلا "∴ وہ نہیں آیا" یعنی لہذا وہ نہیں آیا۔

و کامل مثال ہوئی "∵ بارش ∴ وہ نہیں آیا" یعنی چوں کہ بارش تو وہ نہیں آیا۔ اس میں پہلے سبب مذکور ہے پھر مسبب۔

• چوتھی رموز شرط، و وہ شرط و جزاء کے درمیان واقع ہوں گے۔ و وہ دو ہیں۔

- ← یعنی "اگر... تو..."، و یہ اتصال کے لیے ہے و بعد والے کو پہلے والے کے لیے لازم کرتا ہے۔ مثلا "انسان←جاندار" یعنی اگر انسان ہے تو جاندار ہے۔
- ↔ یعنی "اگر... تبھی..."، و یہ اتصال از جانبین کے لیے ہے و ہر ایک کو دوسرے کے لیے لازم کرتا ہے۔ مثلا "سورج ↔ دن" یعنی اگر سورج ہے تبھی دن ہے۔

دونوں میں فرق یہ ہے کہ ← میں دوسرا پہلے کو لازم ہوتا ہے لیکن پہلا دوسرے کو نہیں ہوتا، یعنی انسان ہوگا تو جاندار بھی ہوگا لیکن جاندار ہوگا تو ضروری نہیں کہ انسان ہو بلکہ کچھ اور بھی ہو سکتا ہے۔ جب کہ ↔ میں دونوں دوسرے کو لازم ہیں، یعنی جب سورج ہوگا تو دن ہوگا و جب دن ہوگا تو سورج ہوگا، و ایسے ہی جب کوئی ایک نہ ہوگا تو دوسرا بھی نہ ہوگا۔

- پانچویں رموز جار، و وہ اسم کو فعل سے ملاتے ہیں۔ و ان کی چند اقسام ہیں۔

- ↄ یعنی "از" و "سے"، و یہ زمان و مکان میں ابتداء کے لیے ہے۔ مثلا "ↄ الہ آباد" یعنی از الہ آباد و الہ آباد سے۔
- c یعنی "تا" و "تک"، و یہ زمان و مکان میں انتہاء کے لیے ہے۔ مثلا "c فیض آباد" یعنی تا فیض آباد و فیض آباد تک۔
- ʘ یعنی "در" و "میں"، و یہ ظرف زمان و مکان کے لیے ہے۔ مثلا "ʘ مسجد" یعنی در مسجد و مسجد میں۔
- ō یعنی "بر" و "پر"، و یہ علویت کے لیے ہے۔ مثلا "ō میز" یعنی بر میز و میز پر۔
- H یعنی "ساتھ"، و یہ معیت یعنی ساتھ ہونے پہ دال ہے۔ مثلا "H زید" یعنی زید کے ساتھ۔
- σ یعنی "برائے" و "لیے"، و یہ خاطر کے لیے ہے۔ مثلا "σ زید" یعنی برائے زید و زید کے لیے۔
- ȣ یعنی "سے"، و یہ کے ذریعہ کے معنی میں ہے۔ مثلا "ȣ چابی" یعنی چابی کے ذریعہ۔

- چھٹویں رموز اضافت، و وہ مضاف کو مضاف الہ سے ملانے کے لیے

ہیں۔ و وہ تین ہیں۔

- σ' یعنی "کا بمعنی ملکیت"، و یہ اضافت ملکی کے لیے ہے۔ مثلا "قلم σ' زید" یعنی قلمِ زید و زید کا قلم۔ اس میں زید قلم کا مالک ہے۔
- c' یعنی "کا بمعنی سے"، و یہ اضافت جنسی کے لیے ہے۔ مثلا "انگوٹھی c' چاندی" یعنی چاندی کی انگوٹھی۔ اس سے مراد ہے کہ انگوٹھی چاندی کی جنس سے ہے۔
- ʘ' یعنی "کا بمعنی میں" و یہ اضافت زمانی کے لیے ہے۔ مثلا "نماز ʘ' رات" یعنی رات کی نماز۔ اس سے مراد ہے رات میں پڑھی جانے والی نماز۔

- ساتویں رمز حال، و وہ کسی فاعل یا مفعول کہ وضع بیان کرنے کے لیے ہے۔

I یعنی "حال آں کہ"، و وہ حال سے قبل آئے گا۔ مثلا "زید آیا I ہنسنا" یعنی زید آیا اس حال میں کہ ہنس رہا تھا۔

- آٹھویں رمز تمیز، و وہ رفع ابہام کے لیے ہے۔

⋈ یعنی "اعتبار سے"، و یہ تمییز پہ داخل ہوتا ہے۔ مثلا "زید عمرو سے افضل ہے ⋈ پڑھائی" یعنی زید عمرو سے افضل ہے پڑھائی کے اعتبار سے۔

- نویں رمز تفسیر، و وہ اپنے پہلے والی کسی چیز کی تفسیر کرتا ہے۔

⊱ یعنی "کہ"، و وہ تفسیر پہ داخل ہوتا ہے۔ مثلا "⊱ زید آیا" یعنی کہ زید آیا۔

- دسویں رمز نفی، و وہ نفی کرنے کے لیے ہے۔

¬ یعنی "نہیں"، و یہ مفرد پہ داخل ہوتا ہے تو اس کی نقیض کا معنی دیتا ہے۔ مثلا "¬ انسان" یعنی لا انسان و "¬ ⊃ مسجد" یعنی مسجد سے نہیں۔ و فعل یا اس کے ہم معنی پہ داخل ہوتا ہے تو اس کے عدمِ وقوع کا معنی دیتا ہے۔ مثلا "¬ گیا" یعنی نہیں گیا۔

- گیارہویں رمز تنکیر، وہ اسم کو نکرہ بنانے کے لیے ہے۔ انسانی زبانوں میں اسماء نکرہ ہوتے ہیں، تو معریفہ بنانے کے حرف تعریف استعمال ہوتا ہے جیسے عربی میں ال و انگریزی میں the ہے، لیکن اردو معرفہ و نکرہ

میں لفظی فرق نہیں ہوتا بلکہ سیاق سے سمجھا جاتا ہے۔ خیر چونکہ معرفہ کا استعمال نکرہ سے زیادہ ہے اس لیے ہماری اس زبان میں اسم مطلقا معرفہ ہوگا و اسے نکرہ بنانے کے لیے رمز استعمال کریں گے۔

' یعنی کاماۓ مقلوب، اسم کے بعد زیادہ ہوگا۔ مثلا " آدمی' " یعنی کوئ آدمی۔

رموز مبانی تین اقسام ہیں۔

- اول رموز ترجیحی، و وہ ترکیب کی ترجیح کے لیے ہیں۔

() یعنی چاندے، و ان سے عبارت کو گھیرا جاتا ہے۔ و اس کے اندر کی عبارت کو پہلے آپس میں مرکب کیا جاتا ہے، پھر باہر والی سے مرکب کیا جاتا ہے۔ مثلا "(بکرے ^ گائے) ذبح ہوئے" یعنی پہلے بکرے و گائے مرکب ہو کر فاعل بنا پھر وہ ذبح ہوئے سے مرکب ہوا۔

- دوسری رمز سکوت، یعنی وہ جس پہ سکوت کیا جاتا ہے۔

۔ یعنی وقفہ، و یہ جملہ پورا ہونے پہ لگایا جاتا ہے۔ مثلا "زید آیا۔"

- تیسری زموز اعتراض، وہ ہیں جن میں جملۂ معترضہ کو تعبیر کیا جائے گا۔

{ } یعنی چاندے، و ان سے جملہ معترضہ کو گھیرا جائے گا۔ مثلا "زید {اللہ اس پہ رحم کرے} آیا" یعنی زید، اللہ اس رحم کرے، آیا۔

خیر اسم کی تین اقسام ہیں۔ جامد و مشتق و مصدر۔

و جامد وہ ہے جو کسی سے نکلا نہ ہو۔ مثلا گھوڑا و بکرا۔

و مشتق ہو ہے جو فعل سے نکلا ہو۔ مثلا کاری گر و پِٹا ہوا۔

و مصدر بنا زمانہ کے فعل کا معنی ہے۔ مثلا کرنا و جانا۔

اب یہاں دیکھا جا سکتا ہے کہ کسی زبان میں جامد و مصدر تو غیر متناہی ہوتے ہیں، تو انہیں رموز سے بدلا نہیں جا سکتا۔ لہذا انہیں ہم ویسے ہی، یعنی ابجدی شکل میں، استعمال کریں۔ مثلا زید و چاند و جانا۔

البتہ مصدر میں ایک تخفیف ہو سکتی ہے کہ مصدر کے بجائے ماضی مطلق واحد یا امر واحد کا صیغہ استعمال کیا جائے۔ مثلا "مارنا" کے بجائے "مارا" یا "مار"۔ لیکن معنی مصدر کا ہی مراد لیا جائے گا۔

و مشتق چونکہ مصدر سے نکلتا ہے تو اس میں دو معانی ہوتے ایک مصدر کا و ایک دیگر۔ تو اس دیگر معنی کو رمز سے تعبیر کیا جا سکتا ہے، و اس رمز کو رمز مشتق کہا جائے گا، و مصدر کی تعبیر اس کے حروف اصلی سے کی جا سکتی ہے۔

و اردو میں حروف اصلی فعل لازم امر صیغۂ واحد حاضر میں ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلا "مارنا" کا لازم ہے "مرنا" و اس کا امر واحد حاضر ہے "مر" جو کہ حروف اصلی ہیں، جب کہ "مارنا" کا امر واحد ہے "مار" جس میں الف زائد ہے۔ جیسے عربی میں حروف اصلی فعل ماضی صیغۂ واحد غائب مذکر میں ظاہر ہوتے ہیں مثلا "اِقبال" کا لازم ہے "قبول" و اس کا ماضی واحد غائب ہے "قبل" جو کہ حروف اصلی ہیں۔

و رمز مشتق ایک ہے، و وہ ℧ ہے۔

- اول یہ ہے کہ وہ حروف اصلی کے پہلے واقع ہوگا و اسم فاعل پہ دال ہوگا۔ مثلا "℧مر" یعنی مرنے والا۔ و اگر وہ اسم فاعل فعل متعدی سے مشتق ہو تو ℧ و حروف اصلی کے درمیان : آئے گا۔ مثلا "℧:مر" یعنی مارنے والا۔
- دوسرا یہ ہے کہ وہ حروف اصلی کے پہلے . کے ساتھ واقع ہوگا و اسم مفعول پہ دال ہوگا۔ مثلا "℧.مر" یعنی مار کھانے والا۔

و رموز : و . کی تصیل افعال کے باب میں آئے گی۔

و رمز منسوب وہ ہے جو اسم جامد کے جانب نسبت بیان کرے۔

- ɤ و وہ جامد کے پہلے آئے گا۔ مثلا "ɤدیلھی" یعنی دیہلوی و "ɤگھوڑا" یعنی گھوڑے والا و "ɤدودھ" یعنی دودھ والا۔

و رموز نسبت دال ہوتے ہیں نسبت خبری پہ۔ و وہ تین ہیں۔

- اول = یعنی "برابر" و "تساوی"، و یہ شناخت کے لیے ہے، یعنی ان دو چیزوں کے درمیان آتا ہے جن کا مدلول ایک ہی ہوں۔ لہذا یا تو جزئ و جزئ کے درمیان ہوتا ہے مثلا "وہ آدمی = زید" یعنی وہ آدمی زید ہے، یا کلی و کلی کے درمیان ہوتا ہے مثلا "انسان = عقل والا" یعنی کلی انسان و کلی عقل والا متساوی ہیں۔
- دوسرا ∋ یعنی "ہے"، و یہ جزی کے کلی یں داخل ہونے کو بتاتا ہے، تو ہمیشہ جزئ و کلی کے درمیان آتا ہے۔ مثلا "زید ∋ انسان" یعنی جزئ زید کلی انسان یں داخل ہے۔
- تیسرا ⊂ یعنی "ہے"، و یہ ایک کلی کو دوسری کلی سے خاص ہونے کو بتاتا ہے، تو ہمیشہ دو کلیات کے درمیان آتا ہے۔ مثلا "انسان ⊂ جاندار" یعنی کلی انسان کلی جاندار سے خاص ہے۔ لیکن اگر دو کلیات یں خاص و متساوی دونوں کے ہونے کا امکان ہو تو ⊆ استعمال ہوتا ہے، یعنی مثلا "اَ ⊆ ب" یعنی اَ خاص یا متساوی ب ہے۔

مذکورہ نسبتیں زمانہ سے قطع نظر ہیں، یعنی ان میں زمانہ کا اعتبار نہیں ہے۔ لیکن اگر ان کے زمانہ یعنی ماضی یا حال یا مستقبل کو بھی تعبیر کرنا ہو تو ان کے قبل f ماضی کے لیے ہوگا و ʃ حال کے لیے ہوگا و f مستقبل کے لیے ہوگا۔ مثلا "أ f ∋ ب" یعنی أ ب تھا، و "ا f∋ ب" یعنی أ ب ہوگا، و "أ ʃ ∋ ب" یعنی أ ب ہے۔ یہاں غور کرنے کہ بات ہے کہ ʃ ∋ و ∋ دونوں ہی کا ترجمہ "ہے" کیا گیا، کیونکہ ہماری عادی زبانوں میں زمانہ سے قطع نظر نسبت تعبیر کرنے کا کوئی نظام نہیں ہے۔ لہذا اسے حال کے صیغہ یعنی "ہے" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ و فرق ظاہر ہوگا جب ہمارے قول میں کہ "ڈائناسور ⊃ موجود" و "ڈائناسور ʃ ⊃ موجود"، کہ یہاں پہلا صادق ہے لیکن دوسرا کاذب ہے، کیونکہ پہلے کا ترجمہ ہے کہ ڈائناسور موجود ہے (قطع نظر زمانہ کے) جب کہ دوسرے کا ترجمہ ہے کہ ڈائناسور موجود ہے (زمانۂ حال میں)۔ و اسی لیے صادق ہوگا کہ "ڈائناسور f ⊃ موجود" یعنی ڈائناسور موجود تھا۔

رمز موجود دال ہوگا لفظ موجود کے معنی پہ۔

- P یعنی "موجود"، و یہ سبب سے زیادہ عام کلی ہے کہ اس کے اوپر کچھ

نہیں۔ مثلا "انسان ⊃ P" یعنی انسان موجود ہے۔ و معدوم یعنی لا موجود کے لیے اس کی نفی کی جائے گی۔ مثلا "ڈایناسور ⊃ ¬P" یعنی ڈایناسور لا موجود ہیں۔ و اسے بوجہ کثرت استعمال کے مختصرا P زید بھی لکھا جائے گا۔

و رموز سور وہ ہیں جو حصر پہ دال ہوتے ہیں۔ و وہ دو ہیں۔

- اول ∀ یعنی "ہر" و "کل"، یہ تمام افراد کا حصر کرنے کے لیے ہے۔ مثلا "∀ انسان" یعنی ہر انسان۔
- دوسرا ∃ یعنی "بعض" و "کچھ"، یہ بلا تعیین بعض افراد کا حصر کرنے کے لیے ہے۔ مثلا "∃ انسان" یعنی بعض انسان۔ و اگر تعیین مطلوب ہو تو ہوگا۔
  - "$\exists^1$ بکرا" یعنی ایک بکرا۔
  - "$\exists^2$ بکرا" یعنی دو بکرا۔
  - "$\exists^0$ بکرا" یعنی صفر بکرا یعنی کوئی بکرا نہیں۔

رموز جہت دو ہیں

- اول □ یعنی "ضروری ہے"، و یہ واقع کے ضروری ہونے پہ دال ہوتا ہے۔ مثلا "□(ا ∋ ب)" یعنی ضروری ہے کہ اب ہے۔
- دوسرا ◇ یعنی "ممکن ہے"، و یہ واقع کے امکان کو بتاتا ہے۔ مثلا "◇(ا ∋ ب)" یعنی ممکن ہے کہ اب ہے۔

پھر امکان غالب و مغلوب کے لیے رموز + و - استعمال کریں گے۔ مثلا "◇+(ج ⊃ د)" یعنی زیادہ امکان ہے کہ ج د ہے، و "◇-(ج ⊃ د)" یعنی کم امکان ہے کہ ج د ہے۔ پھر اگر امکان غالب کا درجہ ذکر کرنا ہو تو 0 سے 100 کے درمیان کا عدد رمز جمع کے بعد بڑھائیں گے۔ مثلا "◇+20(ا ∋ ب)" یعنی 20٪ امکان ہے کہ اب ہے۔

و ◇+100 = □ یعنی 100٪ امکان ہوا ضروری ہے کہ ہو،

و◇+0 = □¬ یعنی 0٪ امکان ہوا ضروری ہے کہ نہ ہو۔

رموز اشارہ، کسی چیز کے جانب اشارہ کرنے کے لیے ہیں۔ و وہ دو ہیں۔

- اول ↷ یعنی "یہ"، و یہ اشارۂ قریب کے لیے ہے۔ مثلا "↷آدمی" یعنی یہ آدمی۔
- دوسرا ↷ یعنی "وہ"، و یہ اشارۂ بعید کے لیے ہے۔ مثلا "↷درخت" یعنی وہ درخت۔

رموز ظرف حقیقتاً دو ہیں یعنی مکان و زمان۔

- اول ⌊ ہے، مکان کے لیے ہے۔
- دوسرا ٦ ہے، زمان کے لیے ہے۔

و باقی ظروف ان ہی سے مرکب ہیں۔

- ⌊↷ یعنی "اِس جگہ میں" یعنی "یہاں"۔ مثلا P زید ⌊↷ یعنی زید یہاں موجود ہے۔
- ⌊↷ یعنی "اُس جگہ میں" یعنی "وہاں"۔ مثلا P عمرو ⌊↷ یعنی عمرو وہاں موجود ہے۔

- ⌞↶' یعنی "جس جگہ میں" یعنی "جہاں"۔ مثلا ᑭ بکر ⌞↶' یعنی بکر جہاں ہے۔
- ٦↷ یعنی "اِس وقت میں" یعنی "اب"۔ مثلا ᑭ انسان ٦↷ یعنی انسان ابھی موجود ہے۔
- ٦↶ یعنی "اُس وقت میں" یعنی "تب"۔ مثلا زید آیا ٦↶ یعنی تب زید آیا۔
- ٦↶' یعنی "جس وقت میں" یعنی "جب"۔ مثلا سورج نکلا ٦↶' یعنی جب سورج نکلا۔

رموز ضمیر و وہ اسم ظاہر کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ و وہ تین ہیں۔

- اول ઠ یعنی "وہ"، یہ غائب کے لیے ہے۔ مثلا "ઠ ∋ کتاب" یعنی وہ کتاب ہے۔

و اگر ایک سے زیادہ ضمیر غائب استعمال کرنا ہو تو اس کے بعد عدد مرفوع زیادہ کیا جائے گا۔ مثلا "$ઠ^1 ઠ^2$ مارا" یعنی اس (پہلے) نے اس (دوسرے) کو مارا۔

- دوسرا λ یعنی "تو"، یہ مخاطب کے لیے ہے۔ مثلا "λ ∋ آدمی" یعنی تو آدمی ہے۔
- تیسرا ω یعنی "میں"، و یہ متکلم کے لیے۔ مثلا "ω آیا" یعنی میں آیا۔

رمز موصول وہ ہے جو ایک جملہ کو دوسرے کا جزبنا دیتا ہے۔

- 'δ یعنی "جو" و "جس نے"، و یہ پہلے مذکور چیز کے جانب لوٹتا ہے۔ مثلا "↶ آدمی آیا 'δ زید کو مارا تھا" یعنی وہ آدمی آیا جس نے زید کو مارا تھا۔

رموز اسئلہ و ان سے سوال کو تعبیر کیا جائے گا۔ و یہ حقیقتاً ایک ہے و باقی اسی سے مرکب ہیں۔

- ؟ یعنی "کیا"، یہ شرح اسم کے لیے ہے۔ مثلا "؟ انسان" یعنی انسان کیا ہے۔ و تصدیق کے لیے ہے۔ مثلا "؟ انسان ∋ جاندار" یعنی کیا انسان جاندار ہے۔
- ن؟ یعنی "کونسا"، یہ نوع طلب کرنے کے لیے ہے۔ مثلا "ن؟ یہ

جاندار" یعنی یہ کونسا جاندار ہے۔ اگر سوال انسان کے بارے میں ہے تو جواب ہوگا عقل والا۔

- ص؟ یعنی "کیسا"، یہ صفت طلب کرنے کے لیے ہے۔ مثلا "ص؟ یہ آلو" یعنی یہ آلو کیسے ہیں۔
- ک؟ یعنی "کتنا"، یہ کمیت طلب کرنے لیے ہے۔ مثلا "ک؟ یہ انڈا" یعنی یہ کتنا انڈا ہے۔
- ع؟ یعنی "کیوں"، یہ علت طلب کرنے کے لیے ہے۔ مثلا "ع؟ یہ جلا" یعنی یہ کیوں جلا۔
- ـا؟ یعنی "کہاں"، مکان طلب کرنے کے۔ مثلا "ـا؟ گیا" یعنی کہاں گیا۔
- ٦؟ یعنی "کب"، زمان طلب کرنے کے لیے۔ مثلا "٦؟ گیا" یعنی کب گیا۔

رموز جمع اسماء کی جمع کے لیے ہیں۔ و یہ حقیقتاً ایک ہے، و باقی اسی سے نکلے ہیں۔

- * ایک سے زیادہ غیر معین افراد کے لیے ہے، و یہ اسم کے صیغۂ واحد

کے آخر میں لاحق ہوگا۔ مثلا "لڑکا*" یعنی لرکے۔

و اگر تعیینِ افراد مقصود ہو تو اس کے بعد افراد کی مقدار لاحق ہوگی۔ مثلا "لڑکا*1" یعنی ایک لڑکا، و "لڑکا*2" یعنی دو لڑکے، و "لڑکا*5" یعنی پانچ لڑکے، و "لڑکا*0" یعنی صفر لڑکے۔

و ایسے ہی اسماء ضمیر و اشارہ میں ہوگا۔ مثلا "ہ*2" آئے یعنی وہ دو آئے، و "ω*" مارا یعنی ہم سب نے مارا۔

جمع سے کبھی افراد کے بجائے اقسام مراد ہوتی ہیں، مثلا "میں نے تین تیل دیکھے"۔ و ایسا عموما تب ہوتا جب اسم کے افراد نہیں ہوتے۔ لیکن اس زبان میں یہ جائز نہ ہوگا، بلکہ کہا جائے "میں نے تین قسم کے تیل دیکھے"، جیسا کہ اس اسم میں کہا جاتا ہے جس میں افراد ہوتے ہیں، مثلا "میں نے چار قسم کے آم دیکھے"۔ و رموز میں ہوگا (قسم σ' تیل)*3 یعنی تیل کی تین قسم۔ و تیل*3 کا کچھ معنی نہ ہوگا۔ البتہ وضاحت کی غرض سے جائز ہوگا (فرد σ' آم)*4 جس کا معنی وہی ہے جو آم*4 کا ہے۔ لیکن یہ حکم اس وقت ہے جب افراد حقیقی ہوں و اگر افراد حکمی ہوں تو واجب ہے۔ مثلا 2 کپ

چائے کہ ہوگا "(کپ σ' چائے)*2"، و کئی میٹر رسی کہ ہوگا "(میٹر σ' رسی)*"۔

رمز تفضیل ایک ہے۔

- > یعنی "افضل ہے"، و وہ پہلے والے کو بعد والے پہ فضیلت دیتا ہے۔ مثلا "زید > عمر" یعنی زید عمرو سے افضل ہے۔ و یہ عموما تمیز کے ساتھ استعمال ہوگا۔ مثلا "زید > عمر ⋊ کھیل" یعنی زید عمرو سے افضل ہے کھیلنے کے اعتبار سے۔

رموز توصیف دو ہیں۔

- _ یعنی حط زیری، یہ موصوف کو صفت سے جوڑتی ہے۔ مثلا "مرد_موٹا" یعنی موٹا مرد۔ اس میں موصوف پہلے و صفت بعد میں ہوگی۔
- ‗ یعنی دو خط زیری، یہ صفت کی صفت کو اس صفت سے جوڑتی ہے۔ مثلا "مرد_موٹا‗بہت"، اس میں "بہت" وصف ہے "موٹا" کی نہ "آدمی" کی۔

خیر اب بات کرتے ہیں تعبیر فعل کی۔ و فعل میں متعدد معنی پوشیدہ ہوتے ہیں۔ جن میں سے ہے وقوع فعل کا زمانہ و فاعل کی تعداد و فاعل کی جنس و فاعل کی غائبیت و معروف یا مجہول و لازم یا متعدی و مصدر۔

و یہاں مصدر ایکلوتی ایسے چیز ہے جو غیر متناہی ہے، باقی دوسری تمام چیز متناہی و متعدد ہیں۔

تو ہم مصدر کو فعل کے حروف اصلی سے تعبیر کریں گے، و اردو میں حروف اصلی فعل کے صیغۂ امر میں ظاہر ہوتے ہیں۔ و باقی چیزوں کے لیے حروف اصلی سے قبل رموز وضع کریں گے، و یہ رموز رموز فعلی کہلائیں گے۔

خیر ہم افعال کو ہمیشہ فاعل و مفعول وغیرہ سے مقدم رکھیں گے، یعنی "آیا زید" و "مارا زید نے عمرو کو"۔ و بر خلاف اردو کے ترتیب ضروری ہوگی، یعنی فعل پھر فاعل پھر مفعول اول پھر مفعول دوم، یعنی "مارا عمرو کو زید نے" نہیں ہوگا، لہذا "نے" و "کو" کی ضرورت نہیں رہی، تو اسے ساقط کر دیں گے، تو معتبر ہو گیا "مارا زید عمرو"۔ و ایسے ہی "دیا زید نے عمر کو قلم" ہوا "دیا زید عمرو قلم"۔

رمز ابتدائے فعل وہ ہے جس سے فعل کی ابتداء ہوگی۔

- وہ ʃ ہے، و وہ حروف اصلی و دیگر تمام رموز فعلی سے قبل آئے گا، و فعل کی علامت ہوگا۔

رموز زمانی وہ ہیں جو تین زمانوں میں سے ایک زمانہ بتائیں۔ و وہ تین ہیں۔

- اول ماضی کے لیے ہے۔ و وہ خط ہے جو رمز ابتدائی کو اوپر سے کاٹے، یعنی f مثلا "fمار" یعنی مارا۔
- دوسرا مستقبل کے لیے ہے۔ و وہ خط ہے جو رمز ابتدائی کو نیچے سے کاٹے، یعنی ʄ مثلا "ʄمار" یعنی مارے گا۔
- تیسرا حال کے لیے ہے۔ و وہ ~ ہے جو رمز ابتدائی کے بعد آئے، یعنی ʃ ~، و یہ استمرار دائمی کے لیے ہوتا ہے، مثلا " ʃ ~مار" یعنی مار رہا ہے۔ و کبھی ایک خط اسے کاٹتی ہے، یعنی ʃ ≁، و استمرار منقطع کے لیے ہوتا ہے، مثلا " ʃ ≁مار" یعنی مارتا ہے۔ بغور رہے کہ استمرار منقطع سے وہ فعل مراد ہے جو ٹھیر ٹھیر کے ہوتا ہے مثلا کھاتا ہے۔ و استمرار

دائمی سے وہ فعل مراد ہے جو جاری ہو گرچہ رکتا بھی ہو مثلا کھا رہا ہے۔ لیکن ان کے سوا فعل کی مزید ایک قسم ہے جو جاری رہتی ہے و جلدی نہیں رکتی۔ مثلا زید کو پسند ہے، و محبت ہے، غصہ ہے، معلوم ہے وغیرہ۔ تو اسے محض رمز ابتدائی سے تعبیر کیا جائے گا، مثلا " ا پسند زید" یعنی زید پسند کرتا ہے، اس ترجمہ میں ہم نے "پسند" کے بعد "کرتا" استعمال کیا کیونکہ اردو میں اس کی تعبیر کا الگ نظام نہیں ہے۔

رموز کیفیت فعل۔ و وہ چار ہیں۔

- مطلق کے لیے کسی رمز کی حاجت نہیں ہے۔
- اول – ہے، جو قریب کے لیے ہے، یعنی ماضی قریب و مستقبل قریب کے لیے۔ مثلا "f–جا زید" یعنی زید گیا ہے، و "f–جا زید" یعنی زید جانے والا ہے۔
- دوسرا = ہے جو بعید کے لیے ہے۔ مثلا "f=جا زید" یعنی زید گیا تھا، و "f=جا زید" یعنی زید جائے گا۔
- تیسرا ⌢ ہے، جو استمراری دائمی کے لیے ہے۔ مثلا "f⌢جا زید" یعنی زید

جا رہا تھا، و "f~جا زید" یعنی زید جا رہا ہوگا۔

- چوتھا × ہے، جو استمراری منقطع کے لیے ہے۔ مثلا "f×جا زید" یعنی زید جاتا تھا، و "f×جا زید" یعنی زید جاتا ہوگا۔

رموز تعدیۂ فعل دو ہیں۔

- اول r ہے، جو لازم کے لیے ہے۔ مثلا "rfکر" یعنی کرا۔
- دوسرا l ہے، جو متعدی کے لیے ہے۔ مثلا "lfکر" یعنی کرایا۔

رموز معرفت فعل دو ہیں۔

- اول : ہے، جو معروف کے لیے ہے۔ مثلا "lf:مار" یعنی مارا۔
- دوسرا · ہے، جو مجہول کے لیے ہے۔ مثلا "lf·مار" یعنی مارا گیا۔

یاد رہے کہ رمز متعدی کے بعد ان دونوں رموز میں سے ایک ضرور ہوگا، و رمز لازم کے بعد کوئی نہیں ہوگا۔ تو معلوم ہوا کہ : یا · ہونا l کے ہونے پہ دال ہے جب کہ کسی کا نہ ہونا r کے ہونے پہ دال ہے۔ تو ہم l و r کو حذف کر سکتے

ہیں، و : و۔ کے ہونے کو متعدی پہ دلیل بنا سکتے ہیں۔ مثلا "مر:f" یعنی مارا، و "مر۔f" یعنی مار کھایا۔ و ان دونوں کے نہ ہونے کو لازم پہ دلیل بنا سکتے ہیں۔ مثلا "مرf" یعنی مرا"۔ مزید سہل الفاظ میں بولوں تو فعل کی دو اقسام ہیں لازم و متعدی، پھر متعدی کی دو اقسام ہیں متعدی معروف و متعدی مجہول، تو جب کوئی فعل معروف و مجہول نہ ہو تو لا محالہ وہ لازم ہوگا۔

فعل امر متعدی کے لیے رمز ابتداء کے بعد رمز معرفت، پھر حرف اصلی، پھر فعل کا فاعل، و امر متعدی میں رمز معرفت نہ ہوگا۔

- امر متعدی کی امثلہ۔
  - "ʃ :کھا λ" یعنی تو کھلائے۔
  - "ʃ ۔کھا λ" یعنی تو کھلایا جا۔

امر لازم کی امثلہ۔

- "ʃ کھا λ" یعنی تو کھا۔

اصول ترکیب

- ترکیب میں اولا صفت کی صفت و اس صفت کو مرکب کیا جائے گا، پھر کل کو موصوف سے مرکب کیا جائے گا۔ مثلا "بہت=موٹا_آدمی" میں اولا بہت=موٹا مرکب ہوگا پھر اس میں آدمی مرکب ہوگا۔ یعنی ہوا ((بہت=موٹا)_آدمی)۔
- پھر اضافت کی ترکیب ہوگی یعنی مضاف کو مضاف الیہ سے مرکب کیا جائے گا۔ و اگر یک بعد دیگر مضاف مضاف الیہ واقع ہیں، تو ہر بعد والے کی ترکیب پہلے ہوگی۔ مثلا "چابی σ' کار σ' لڑکا σ' زید" میں اول لڑکا و زید کو مرکب کیا جائے گا پھر اس کے پہلے والے کو پھر اس کے پہلے والے کو و آخر میں چابی کو کل سے۔ یعنی ہوا (چابی σ' (کار σ' (لڑکا σ' زید)))۔
- پھر رمز جار کو اس کے بعد والے سے مرکب کیا جائے گا۔ مثلا "ɔ گھر c مسجد" میں ɔ گھر سے و c مسجد سے مرکب ہوگا۔ یعنی ہوا (ɔ گھر) و (c مسجد)۔

- پھر فعل سے مرکب کیا جائے گا۔ مثلا "ƒجا لڑکا σ' زید ɔ گھر c مسجد ɪ دوڑ" میں فعل سے مرکب ہونے سے پہلے ہر چیز اوپر مذکور ترکیب پہ مرکب ہوگی۔ یعنی ہوا (ƒجا (لڑکا σ' زید) (ɔ گھر) (c مسجد) (ɪ دوڑ))۔ یہاں (ɪ دوڑ) حال ہے یعنی دوڑتے ہوئے۔
- و اگر حال جملہ ہو تو اس جملہ کی ترکیب پہلے کی جائے گی۔ مثلا "ƒآ زید ɪ ƒہنس δ" میں پہلے فعل مرکب ہو کے حال بنے گا، پھر آیا سے مرکب ہوگا۔ یعنی ہوا (ƒآ زید (ɪ (ƒہنس δ)))۔ و رموز تفسیر و مسبب کی ترکیب بھی مثل حال کے ہوگی۔
- رموز عطف کا کوئی ضابطہ بنانا ممکن نہیں کیونکہ وہ کلمہ و جملہ دونوں میں مستعمل ہے، لہذا موقع کے اعتبار سے سمجھا جائے گا۔ و اگر کہیں التباس کا اندیشہ ہو تو چاندوں سے ابہام کو دفع کیا جائے گا۔
- نفی اگر موصوف پہ داخل ہو تو موصوف بصفت کے لیے ہوگی۔ مثلا "¬حیوان_ناطق" یعنی غیر حیوان ناطق، جس میں وہ تمام جاندار و بے جان چیزیں آ گئیں جو انسان نہیں ہیں، یعنی یہ ایک اسم غیر محصل ہے۔ و اگر صفت پہ داخل ہو تو اس صفت کے لیے ہوگی۔ مثلا

"حیوان ـ¬ناطق" یعنی حیوان غیر ناطق، و اس میں خالص وہ حیوان شامل ہوں گے جو انسان کے سوا ہیں۔ و یہ صفت کی صفت پہ داخل نہیں ہوتی۔ و مضاف الیہ پہ داخل ہوگی، مثلا "عبادت σ' ¬اللہ" یعنی عبادتِ غیر اللہ۔ و مضاف پہ داخل نہ ہوگی۔ و فعل یا نسبت خبری پہ داخل ہوگی، تو ان کے اپنے متعلقات سے مرکب ہونے کے بعد ان سے مرکب ہوگی۔ مثلا "¬ ƒجا زید ɔ گھر c مسجد" سے ¬(ƒجا (زید) (ɔ گھر) (c مسجد)) سے (¬(ƒجا (زید) (ɔ گھر) (c مسجد)))۔

یہاں ترکیب کا جو ضابطہ مذکور ہے، وہ مطلقاً ہے یعنی جب چاندے نہ لگے ہوں تو اسی ترکیب کو مانا جائے گا۔ و اگر اس کے سوا کچھ خاص ترکیب کی حاجت ہوئی تو چاندے استعمال کیے جائیں گے۔ مثلا قلم ɔ' لکڑی σ' زید میں پہلے قلم و لکڑی کو مرکب کیا جائے گا پھر کل کو زید سے۔ یعنی ہوا ((قلم ɔ' لکڑی) σ' زید)۔ یہاں چاندوں سے ترکیب ظاہر کرنی ہی ہوگی، ورنہ مطلقا تو ہوگی (قلم ɔ' (لکڑی σ' زید))۔ یہاں فرق معنوی ہے، اول کا معنی ہے لکڑی کی قلم زید کی و دوسرے کا معنی ہے لکڑیئے زید کی قلم۔

خاتمہ

یہاچید وضاحت کی جائے گی۔

- اول ← یعنی اتصال کی دو اقسام ہیں۔ اول اتصال لازم مثلا "(ʃ نکل سورج)←(ʃ موجود دن)" یہاں سورج نکلے ہونا ہونے کو دن ہونا لازم ہے۔ و دوسری اتصال اتفاقی مثلا "(انسان = ʊعقل)←(گدھا ⊃ ʊحمق)" یعنی اگر انسان عقل والا ہے تو گدھا احمق ہے، یہ اتصال اتفاق سے ہو گیا ہے۔ اس کی مزید ایک مثال یہ ہے کہ زید تین مرتبہ میرے گھر آیا و اس کے آتے ہی تینوں مرتبہ بتی چلی گئ۔ تو میں نے کہا "اگر زید آتا ہے تو بتی جاتی ہے" تو یہ اتصال اتفاقی ہے۔ لیکن استدلال میں معتبر ہے مثلا "اگر بتی جاتی ہے تو اندھیرا ہو جاتا ہے" تو نتیجہ آیا کہ "اگر زید آتا ہے تو اندھیرا ہو جاتا ہے"۔
- دوسری ∵ یعنی سببیت سے سبب مراد ہوتا ہے، و ∴ سے مسبب مراد ہوتا ہے۔ "(ʃ بند مدرسہ) ∵ چونکہ بارش" و "بارش ∴ (ʃ بند مدرسہ)۔ یہاں دیکھا جا سکتا ہے کہ اگر سبب مقدم ہو تو ∵ حذف کیا جا سکتا ہے،

و اگر مسبب مقدم ہو تو ∴ حذف کیا جا سکتا ہے۔

- تیسری ⇐ یعنی اتصال علت ہے۔ مثلا "شراب ⇐ نشہ" یعنی شراب سے نشہ آتا۔ یہاں شراب و نشہ میں محض اتصال ہی نہیں، بلکہ علت و معلول کی نسبت بھی ہے۔ و علت وہ ہوتی ہے جس کے پائے جانے پہ معلول ضرور پایا جاتا ہے، جب کہ سبب کے پائے جانے پہ اس کا پایا جانا ضروری نہیں مثلا بادل بارش کا سبب ہے علت نہیں، جب کہ آگ گرمی کی علت ہے۔ و یہ چیز الگ اتصال لازم سے جس کی تعبیر ضرورت سے کی جا سکتی ہے، لیکن تب بھی وہ علت پہ دال نہ ہوگی۔ مثلا "□(دن ہے ← سورج نکلا ہے)" یعنی ضروری ہے کہ اگر دن ہے تو سورج نکلا ہے، لیکن دیکھو دن سورج نکلنے کی علت نہیں ہے، کیونکہ سورج نکلنا دن کی علت ہے۔
- ایک اہم چیز ہے ممکنہ عامہ و ممکنہ خاصہ کا فرق ہے۔

ممکنہ خاصہ مطلقا ضرورت کی نقیض ہوتا ہے خواہ وہ ضرورت واجب ہو یا ممتنع ہو، جب کہ ممکنہ عامہ فقط ممتنع کی نقیض ہوتا ہے یعنی واجب اس میں شامل ہوتا ہے۔ مثلا "ممکن نہیں ہے کہ انسان

جاندار ہے" صادق ہے اگر ہم اسے ممکنہ خاصہ مانے کیونکہ اس کا مطلب ہو سکتا ہے کہ "واجب ہے کہ انسان جاندار ہے"، و کاذب ہے اگر ہم اسے ممکنہ عامہ مانے کیونکہ تب اس کا مطلب ہوا "ممتنع ہے کہ انسان جاندار"۔ خیر اس کی تفصیل مختصر منطق میں مذکور ہے وہیں دیکھ لی جائے۔ ممکنہ عامہ کا استعمال خاصہ سے زیادہ ہے تو اسے ◇ سے تعبیر کیا جائے گا جب کہ خاصہ کے لیے ◇' استعمال ہوگا۔

تمارین

یہاں ترکیب کی تمار درج ذیل ہے۔

سبق پہلا

زید صبح سویرے اپنے گھر سے بازار گیا۔ وہاں اس نے کچھ پھل خریدے اور ایک پرانے دوست سے ملاقات کی۔ دوست نے اسے بتایا کہ شہر میں نیا مکتب کھلا ہے۔ زید نے سوچا کہ وہ اگلے ہفتے وہاں جائے گا، کیونکہ اسے تاریخ اور سائنس کی کتابیں پڑھنے کا شوق ہے۔ بعد میں وہ گھر واپس آیا اور اپنے بھائی کو ساری بات سنائی۔

ترجمہ

ƒ جا زید ɔ گھر σ' δ c بازار ⊙ صبح۔ ƒ: خرید δ ∃ پھل ⅃ ↶ ∧ ƒ: ملاقات δ

دوست_پرانے*1۔ ƒ: بتا دوست δ ⩼ ƒ– کھل مکتب_نیا ⊙ شہر۔ ƒ سوچ

زید ⩼ ƒجا ⅃ ↶ ہفتہ_اگلے ∵ ʃ ×: پسند δ پڑھنا ⊙' کتاب* σ' تاریخ ∧

سائنس۔ ƒآδ گھر بعدσ' ولقع↶ ∧ ƒ:سن δ بھائیσ'δ بات_ساری۔

اظہار ترکیب

(ƒجا زید (ↄ (گھر σ' δ)) (c بازار) (⊙ صبح))۔ ((ƒ:خرید δ (∃ پھل) (ـ↶)) ∧ (ƒ:ملاقات δ (دوست_پرانے*1)))۔ (ƒ:بتا دوست δ (ॽ (ƒ- کھل مکتب_نیا (⊙ شہر))))۔ ((ƒسوچ زید (ॽ (ƒجا (ـ↶) ہفتہ_اگلے))) ∵ (ʃ ⨳:پسند δ (پڑھنا ⊙' (کتاب* σ' (تاریخ ∧ سائنس)))))۔ ((ƒآ δ گھر (بعدσ' ولقع↶)) ∧ (ƒ:سن δ (بھائی σ'δ) بات_ساری))۔

سبق دوسرا

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے۔

ترجمہ

ʃ :بلند λλ بلندی˜ ⩾ ʃ :پوچھ خدا بندے قبل ʘ' ∀ تقدیر ⩾ ʃ بتا λ ؟ رضا σ'λ۔

اظہار ترکیب

(ʃ :بلند λ λ (بلندی˜) (⩾ (ʃ :پوچھ خدا بندے (قبل ʘ' ∀ تقدیر) (⩾

(ʃ بتا λ (؟ رضا σ'λ))))))۔

سبق تیسرا

ایک کسان کے پاس تین گائے تھیں۔ وہ ہر صبح انہیں کھیت میں لے جاتا تھا۔ ایک دن ان میں سے ایک گائے بیمار ہو گئی، اس لیے کسان نے اسے الگ جگہ پر باندھ دیا۔ باقی دو گائیں حسبِ معمول چرنے گئیں۔

ترجمہ

گائے *3 ƒ ∋ ملک σ' کسان۔ ƒ ⸗:جا δ δ *3 ʘ کھیت ʘ ∀ صبح۔ ƒ.بمار

گائے ∋ 3*δ ʘ دن' ∴ ƒ :باندھ کسان δ^{1}=گائے ʘ جز د' ˩ ∴ ƒ باقی

گائے*2 ∧ ƒچر δ^{2}=گائے*2

اظہار ترکیب

(گائے*3 ƒ∋ (ملک σ' کسان))۔ (ƒ×:جا δ (δ*3) (ʘ کھیت) (ʘ ∀ صبح))۔ ((ƒ.بمار (گائے ∋ δ*3) (ʘ دن')) ∴ (ƒ:باندھ کسان چرƒ) ∧ ((گائے*2) باقیƒ)) ∴ ((ـ' د' جز ʘ) (گائے=δ^{1}) (δ^{2}=گائے*2))))۔

سبق چوتھا

1. ممکن ہے کہ کسی دوسرے سیارے پر حیات موجود ہو۔ لیکن ابھی تک اس کا قطعی ثبوت نہیں ملا۔
2. ماضی بدل نہیں سکتا، لیکن مستقبل کے متعلق متعدد امکانات موجود ہوتے ہیں۔ انسان اپنے افعال کے ذریعے ان امکانات میں سے بعض کو واقع کرتا ہے۔

3. ہر اعتقاد علم نہیں ہوتا۔ علم کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اعتقاد کی مناسب دلیل موجود ہو۔

4. اگر کسی جسم پر کوئی بیرونی قوت عمل نہ کرے تو وہ ساکن رہے گا یا یکساں رفتار سے حرکت کرتا رہے گا۔

5. ہر موجود محتاج نہیں ہوتا۔ لیکن ہر حادث موجود کسی سبب کا محتاج ہوتا ہے۔

6. اگر آگ موجود ہو اور مناسب ایندھن بھی موجود ہو تو احتراق واقع ہو سکتا ہے۔ لیکن ایندھن کے نہ ہونے کی صورت میں آگ باقی نہیں رہتی۔

7. تمام پرندے جانور ہیں، لیکن تمام جانور پرندے نہیں ہیں۔ بعض جانور پانی میں رہتے ہیں اور بعض خشکی میں۔

8. اگر کوئی نظریہ مشاہدات کی صحیح پیشین گوئی کرے تو اس پر اعتماد بڑھ جاتا ہے۔ لیکن ایک ہی موافق مشاہدہ نظریہ کو قطعی ثابت نہیں کرتا۔

ترجمہ

1. ◇ ʃ موجود حیات ō سیارہ' ə ارض ə ¬ ʄمل ثبوت σ' δ=وجود σ'

حیات c˥˜

2. ¬ ◇ (بدل σ' واقع ʘ' ماضی) ə ◇ (بدل σ' واقع ʘ' مستقبل c

δ=واقع'_متعدد)۔ ʃ ≈:واقع کر انسان ∃ واقع ʘ' δ ȣ فعل* σ'

δ¹=انسان۔

3. ¬(∀ اعتقاد ∋ علم)۔ اعتقاد ← (دلیل_مناسب ʘ'δ ← علم)۔

4. ¬ ʃ عمل قوت_بیرون ō جسم ← δ=جسم ⊇ (ʊسکون ∨ (ʊحرکت ɪ

حرکت σ'یکساں رفتار))۔

5. ¬(∀موجود_ʊحدث ∋ ʊحاجت σ' سبب') ə ∀موجود ∋ ʊحاجت

σ' سبب'۔

6. آگ ∧ ایندھن'_مناسب ← ◇احتراق ∧ ¬ ایندھن ← ¬آگ۔

7. ∀ پرندہ ⊇ جانور ∧ ¬(∀ جانور ⊇ پرندہ)۔ ʃ ≈رہ ∃جانور ʘ پانی

∃جانور ʘ خشکی۔

8. ʃ ≈پیشین_گوئی_کر نظریہ' مشاہد'* ∧ (δ=پیشین گوئی ∋ صحیح) ←

ʃ ≈بڑھ اعتماد ō δ ∧ ¬ ʃ ≈:ثابت_کر مشاہدہ'_موافق*1 نظریہ' ɪ

(ثبوت ∋ ثبوت_قطعی)۔

اظہار ترکیب

1. ((◇(ʃ موجود حیات (ō (سیارہ' ə ارض)))) ə (¬ (f مل (ثبوت σ'
(δ=(وجود σ' حیات)) (c˥↷))))۔

2. ¬(◇ (بدل σ' واقع ʘ' ماضی) ə ◇ (بدل σ' واقع ʘ' مستقبل c
(δ=واقع'_متعدد)))۔ (ʃ ⨳:واقع کر انسان (∃ واقع ʘ' δ) ȣ (فعل*
σ' (δ¹=انسان)))۔

3. ¬(∀ اعتقاد ∋ علم)۔ (اعتقاد ← (دلیل_مناسب ʘ' δ ← علم))۔

4. (¬(ʃ عمل (قوت_بیرون ō جسم) ← ((δ=جسم) ⊇ (ʊسکون ∨
ʊحرکت (ɪ (حرکت σ' یکساں_رفتار)))))۔

5. ¬((∀ موجود ∋ (ʊحاجت σ' سبب')) ə (∀ موجود_ʊحدث ∋
(ʊحاجت σ' سبب')))۔

6. (((آگ ∧ ایندھن'_مناسب) ← ◇ احتراق) ∧ (¬ایندھن ←

¬آگ))۔

7. ((∀ پرندہ ⊇ جانور) ∧ (¬(∀ جانور ⊇ پرندہ)))۔ (ʃ ⸗رہ ((∃ جانور
⊙ پانی) ∧ (∃ جانور ⊙ خشکی)))۔

8. ((((ʃ ⸗پیشین_گوئی_کر نظریہ' مشاہد'*) ∧ (δ=پیشین گوئی ∋ صحیح))
← (ʃ ⸗بڑھ اعتماد ō δ)) ∧ ((¬ ʃ ⸗ثابت_کر مشاہدہ'_موافق*1
نظریہ' (I ثبوت ∋ ثبوت_قطی))))۔

——تمام——